Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

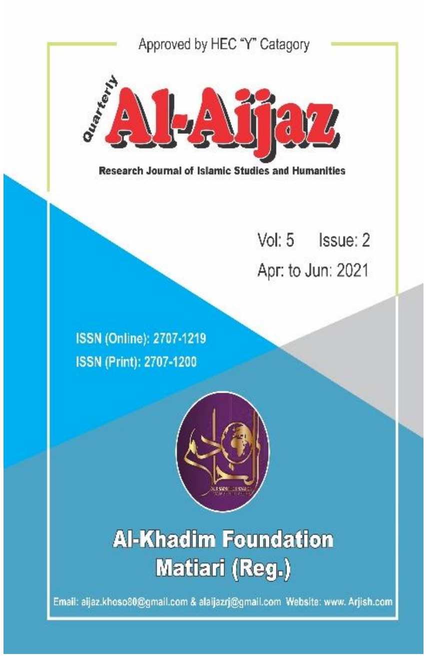

TOPIC:

The Analytical Study of the Rights and Duties of the Widows of District Charsadda in Contemporary and Islamic Context

AUTHORS:

1. Shumaila Rafique, Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan.
2. Dr. Naseem Akhter, Assistant Professor, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan. Email: khtr_nsm@yahoo.com
3. Muhammad Ali Shaikh, Lecturer, Islamic Studies, The Shaikh Ayaz University, Shikarpur.

How to cite:

Rafique, S. ., Akhter, N. ., & Shaikh, M. A. . (2021). Urdu-15 The Analytical Study of the Rights and Duties of the Widows of District Charsadda in Contemporary and Islamic Context. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 195-205. https://doi.org/10.53575/Urdu15.v5.02(21).195-205

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/234

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 195-205

Published online: 2021-06-20

QR Code

ضلع چارسدہ کی بیوہ خواتین کے حقوق وفرائض کا عصری اور اسلامی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

The Analytical Study of the Rights and Duties of the Widows of District Charsadda in Contemporary and Islamic Context

Shumaila Rafique*
Dr. Naseem Akhter**
Muhammad Ali Shaikh***

Abstract
The development, success and happiness of a nation always depend of family laws because it relates every living person and personality in the society, due to the said reason, the life of a person and family always affected. Legally on first phase there is an act of Nikkah and after that if the couples wants to separate themselves from the solemnized Nikkah, the step of divorce will come because the occurrence of divorce become after the Nikkah and similarly the act of Iddat was ordered in Islam, which are the bounded duties of divorced woman and after that the element of pedigree started, if the ancestry of a woman has not known, then the women face embarrassment during the said span and afterwards but to avoid such an ibid situation, strictly ordered period of Iddat after divorced.
Keywords: Islamic teachings, Women, Widow, Nikkah, Iddat.

اللہ سبحان وتعالیٰ نے اس کائنات کو بنانے اور انسانوں کی تخلیق کے بعد ان سے جڑے تمام تر حقوق وفرائض بھی متعین کئے پھر خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہر بندے کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں اسی لیے اسلامی معاشرے میں خوشحال زندگی گزارنے اور پر سکون وپر امن رہنے کے لیے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حقوق حاصل ہیں تاکہ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر ایک باعزت زندگی گزار سکیں اسلام نے جہاں خواتین کو حقوق کے حوالے سے مکمل تحفظات فراہم کیے ہیں۔ تو وہاں خواتین پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہے جیسے کہ بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی۔ جن کا پورا کرنا خواتین کے ذمہ لازم ہے اور اگر وہ اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرے گی اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھائے گی تو اس صورت میں معاشرہ اور خاندانی نظام دونوں ہی متاثر ہونگے جو کہ انتشار کا سبب ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت کو مساوی حقوق عطا کیے ہیں اگر مرد گھر کا سربراہ ہے تو عورت گھر کی نگہبان ہے جو شوہر کے گھر اور اُس کے بچوں کی امین سمجھی جاتی ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے سے انسان بے شمار مسائل اور مشکلات سے بچ جاتا ہے اس میں دنیاوی اور آخروی دونوں کی فلاح وکامرانی پوشیدہ ہے زیل میں چارسدہ کی بیوہ خواتین کے حقوق وفرائض عصری تناظر میں بیان کیا جاتا ہے۔

* Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan.
** Assistant Professor, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@yahoo.com
*** Lecturer, Islamic Studies, The Shaikh Ayaz University, Shikarpur.

تعارف موضوع:

اسلام میں مرد اور عورت کو مساوی حقوق حاصل ہے جب کہ مرد کو نگران بنانے کی غرض سے قدرے مقدم رکھا ہے اگر ایک طرف مرد کو باپ کی حیثیت سے جنت کا دروازہ کہا تو دوسری طرف عورت کو مقدم رکھ کر اس کے قدموں تلے جنت رکھی۔ اسلام میں مرد اور عورت کو معاشرتی اور تمدنی حقوق عطا کئے ہیں اور ساتھ میں یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کو شوہر کا انتخاب، ناپسندیدہ شوہر سے خلع، حقِ مہر، نان ونفقہ، ترکہ میں حصہ اور معاشی جدوجہد کے حصول اور تعلیم کا بھی حق حاصل ہے۔

مغربی خواتین ان حقوق سے محروم ہیں جو کہ اسلامی ریاست میں مسلم خواتین کو حاصل ہیں۔ غیر مسلم خواتین کو آزادی کے نام پر گمراہ کیا گیا ہے، اُنہیں محفلوں کی زینت اور شوپیس بنا کر مردوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اُن کی نہ کوئی وقعت ہے اور نہ ہی عزت اُنہیں صرف گمراہی میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ اور اسے آزادی نسواں کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے صرف اور صرف عورت کی تذلیل کی جارہی ہے جو کہ دین و دنیا میں تباہی کا باعث ہے

اسلام میں عورت کی حفاظت کے لیے ایک خوبصورت رشتہ نکاح کیا بنایا گیا ہے۔ نکاح کے بعد عورت کی تمام تر ذمہ داریاں یعنی اُس کا حقِ مہر، نان ونفقہ شوہر پر واجب ہو جاتا ہے لیکن اگر اس رشتہ کو کسی وجہ سے قائم نہ رکھا جاسکا یعنی عورت کے بیوہ ہو جانے پر اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جاتا بلکہ شریعت اسلامی میں بیوہ خواتین کے لیے بھی حقوق وفرائض متعین کئے ہیں ذیل میں چارسدہ کی بیوہ خواتین کا بذریعہ انٹرویو تذکرہ کیا جاتا ہے اس مقالے کو چھ مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے نیز مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث، نتائج تحقیق اور سفارشات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔۔[1]

1. مبحث اول میں بیوہ کے حق عدت کو بیان کیا گیا ہے۔
2. مبحث دوم بیوہ خواتین کے سوگ کے متعلق احکامات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
3. مبحث سوم بیوہ کی رہائش اور اس کے اخراجات کو زیر بحث بنایا گیا ہے۔
4. مبحث چہارم بیوہ کا عقد ثانی کے متعلق شرعی احکامات کی وضاحت کی گئی ہے۔
5. مبحث پنجم بیوہ کا حق وراثت شریعت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔
6. مبحث ششم ضلع چارسدہ کی بیوہ خواتین کی حالت زار وضاحت کی گئی ہے۔

مبحث اول: بیوہ کا حقِ عدت

عدت دو ہی صورتوں میں عورتوں پر واجب ہوتی ہے اول جب ایک عورت مطلقہ ہو جائے جبکہ دوسری صورت میں کہ عورت کا شوہر انتقال کر جائے تو ایسی صورتوں میں عدت درج بالا خواتین کے لیے لازم ہو جاتی ہے۔ ان عورتوں کے درمیان فرق صرف مدت کا ہے جب ایک عورت بیوہ ہو جائے تو اس کا عرصہ عدت چار ماہ اور دس دن تک ہوتا ہے اور اس میں بیوہ کے لیے کچھ ارکان وشرائط ہوتے ہیں جن کی پابندی

کرنا بیوہ عورت کا اسلامی فریضہ ہے۔

عدت کا مقصد عورت کو معاشرتی لحاظ سے ذلت اور بدنامی سے بچانا ہوتا ہے کیونکہ ایک عورت جب بیوہ ہو جاتی ہے تو پھر اس کا نکاح اپنے شوہر سے ختم ہو جاتا ہے تو اس صورت میں بیوہ عورت کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ اگر وہ حاملہ ہے تو پھر یہ بات اس کے بچے کے نسب کے لیے ثابت شدہ ہوتی ہے۔ جو شخص فوت ہوا تھا یہ اس ہی کی اولاد ہے کیونکہ یہ معاشرتی معاملہ ہے اسی لیے اولاد کے لیے نسب کا معلوم ہونا ایک ضروری عمل ہے کیونکہ اگر والد کے شناخت میں مسلہ ہو گا تو ایسے حالات میں معاشرہ اس بچے کو قبول نہیں کرے گا۔

عدت صرف اس عورت کے لیے ہے کہ جس عورت کا نکاح کرنا بعد دخول ہوا ہو اگر اس عورت کا دخول نہیں ہوا تو اس پر عدت لازم نہیں کیونکہ عدت کا مقصد ہی رحم کی پاکی ہے جس میں دخول کا ہونا لازمی ہے۔

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ [بْنِ عَبْدِ اللَّهِ] عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ [فَقَالَ] قَدْ تَصَنَّعْتِ لِلْأَزْوَاجِ إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ أَوْ: لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو السَّنَابِلِ قَدْ حَلَلْتِ فَتَزَوَّجِي"[2]

ترجمہ: "عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے خاندان کی وفات کے چند راتوں بعد بچہ جنم دیا۔ ان کے پاس سے ابوسنابل بن بعلک گزرے تو انہوں نے کہا: تم تو شادی کے لئے تیار بیٹھی ہو حالانکہ اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیعہ نے آیات رسول ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسنابل نے ٹھیک نہیں کیا، یا (آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ جیسا ابوسنابل نے کہا ہے ویسا نہیں ہے، تم حلال ہو اور شادی کر لو"۔

درج بالا حدیث سے یہ حکم یہ بات بھی واضح ہے کہ عورت کی عدت کا عرصہ چار ماہ دس دن ضرور ہے۔ اگر وہ عورت پہلے سے حاملہ ہے اور شوہر کی وفات کے دو دن بعد یا دس دن بعد یا چند گھنٹے بعد ہی اگر اس نے بچہ کو جنم دیا تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی کیونکہ عدت کا مکمل کرنا ہی عورت کے نسب کے لیے لازم ہوتا ہے تو جب نسب ثابت ہوا تو پھر عورت چاہے تو دوسرا نکاح بھی کر سکتی ہے۔[3]

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ فَأَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ[4]

ترجمہ: "نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر سے حاملہ بیوہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جب بچے کو جنم دے لے تو وہ حلال ہے، آپ کو ایک انصاری نے بتلایا کہ ابن خطاب فرماتے تھے کہ اگر اس کا خاوند چارپائی پہ ہو، اسے ابھی دفن بھی نہ کیا گیا ہو اور وہ بچے کو جنم دے دے تو وہ اسی وقت حلال ہو جائے"۔

مبحث دوم: سوگ کے متعلق احکامات

عدت میں بیٹھنے کے لیے ایک بیوہ کو کئی قسم کے شرائط اور ارکان پابندی کرنی پڑھتی ہے جس میں سب سے پہلے بیوہ عورت کے لیے بناو سنگھار کی ممانعت ہے، اس میں نہ وہ چمکیلے کپڑے پہن نہیں سکتی ہے اور نہ ہی زیورات کا استعمال کر سکتی ہے۔ انتہائی ضرورت کے سوا گھر سے باہر نہیں جا سکتی، سوائے اس صورتحال میں جب کہ اس کے بچے چھوٹے ہوں اور ذریعہ معاش کا کوئی انتظام میسر نہ ہو تو ایسے میں وہ صبح گھر سے نکل سکتی ہے مگر شام سے پہلے گھر لوٹنا اس کی ذمہ داری اور سوگ کی شرائط میں سے ایک ضروری امر ہے۔ یہ سوگ کے وہ تمام ارکان ہیں جو عدت سے وابستہ ہیں ان میں سے اگر ایک رکن کی ادائیگی بھی رہ جائے تو ان کا مطلب ہو گا کہ عدت درست طریقہ سے پوری نہیں کی گئی ہے۔ سوائے شوہر کی موت کی عدت کے کوئی بھی سوگ شریعت میں تین دن سے زیادہ نہیں ہے۔[5]

أخْبَرَنَا عَنْ مَالِكِ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَوْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ، إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.[6]

ترجمہ: "صفیہ بنت ابی عبید، سیدہ عائشہ یا حفصہ سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی"۔

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله تعالى عنه فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا أَنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةَ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا[7]

ترجمہ: "عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا علی نے ایسے مرد کے متعلق فیصلہ کیا جو کسی عورت سے شادی کرلے، پھر اس سے دخول کیے بغیر اور حق مہر مقرر کئے بغیر فوت ہو جائے کہ اس کے لئے میراث ہے اور اس پر عدت لاگو ہو گی لیکن اس کے حق مہر نہیں"۔

درج بالا حدیث سے بیواؤں کے لیے یہ حکم بھی صادر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے دخول کئے بغیر اور حق مہر طے کیے بغیر فوت ہو جائے تو ایسے میں بیوہ عورت کے لیے حقوق وفرائض میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ مرحوم کی وراثت کی حق دار تو ہو گی جبکہ اسے حق مہر نہیں دیا جائے گا کیونکہ غیر مدخول بہا عورت کے لیے شوہر کا فوت ہو جانا اور مہر کا ساقط ہو جانا شریعت سے ثابت ہے۔ جبکہ اس کے فرائض میں سے ہے کہ وہ عدت پوری کرے گی یہ اس کے لیے لازمی ہے جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق غیر مدخول بہا کو وراثتی حصہ دینا اس کا بنیادی حق ہے۔[8]

مبحث سوم: بیوہ کا ذریعہ معاش (اخراجات) اور رہائش

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ[9]

ترجمہ: "سیدنا جابر فرماتے ہیں کہ بیوہ کے لئے نفقہ نہیں ہے، اسے اُس کے لیے میراث ہی کافی ہے"۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق شادی کے بعد زوجین کے حقوق وفرائض کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد ہوتی ہے مگر جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو ایسے میں عورت کے لیے شریعت میں شوہر کی وراثت سے حصہ مقرر ہوتا ہے اسی سے ہی وہ اپنی ضروریات پوری کرے گی

بیوہ عورت کے مرحوم شوہر کی جانب سے نان ونفقہ تو نہیں ہوتا مگر وہ عدت مرحوم شوہر کے گھر پر پوری کرے گی اور دیگر اخراجات وہ شوہر کے ترکہ سے پورا کرے گی۔[10]

مبحث چہارم: بیوہ خواتین کا نکاح ثانی

قبل از اسلام معاشرہ میں عورت کی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں تھی اسے تمام حقوق خواہ وہ کسی معاملات سے ہوں نہیں محروم رکھا گیا تھا۔ جہالت کے اس دور میں ظلم وستم کا بازار ہر طرف گرم تھا تاریکی کے اس دور میں عورت ظلم وستم کی چکی میں پستی رہتی تھی جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تو عورت کو شوہر کی چتا کے ساتھ زندہ جلا یا دیا جاتا۔ عدت کا طریقہ بھی کسی سزا سے کم نہ تھا ایک سال تک بیوہ کو کوٹھڑی میں بند کر دیتے تھے نہ وہ کپڑے بدلتی اور نہ ہی صفائی ستھرائی کا کوئی انتظام تھا۔ یہ تو اسلام ہی ہے کہ جس نے عورت کو وہ عزت اور تکریم دی جو آج سے پہلے کسی مذہب میں نہ تھی تمام تر حقوق وفرائض عطا کیئے۔ ان حقوق کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے عطا کی ہیں۔ تاکہ معاشرتی نظام بہتر طریقہ سے استوار رہے۔

بیوگی کا تعلق نہ تو عورت کے لڑکپن سے ہے نا ہی بڑھاپے سے بلکہ جس بھی عمر میں وہ بیوہ ہو جائے اور اس کے چھوٹے بچے ہوں یا اس کا کوئی سنبھالنے والا نہ ہو یعنی کوئی کفالت کرنے والا نہ ہو تو ایسے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیوہ کے دوسرے نکاح کا مناسب انتظام ضروری ہے۔ یہ بات نہ صرف شرعی طور پر ثابت ہے بلکہ اس کی بہترین مثال رسول ﷺ کی زندگی ہے کہ آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سوائے حضرت عائشہ کے سوا کچھ ازواج مطہرات طلاق یافتہ تھیں اور کچھ بیوگان تھیں۔[11]

شوہر کے انتقال کے بعد عورت بے سہارا ہو جاتی ہے۔ صنف نازک ہونے کی صورت میں وہ مشکلات اور مسائل کا تنِ تنہا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اس لیے اُسے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اُسے تحفظ عطا کرے اور یہ تحفظ عقدِ ثانی کی صورت میں ہی عورت کو مل سکتا ہے۔ اس لیے شریعت نکاح ثانی کا حکم دیتی ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تو رسول ﷺ اور صحابہ کرام مل کر ان بیواؤں کا نکاح کر دیتے تاکہ وہ تنہائی سے بچ کر عزت کی زندگی گزار سکیں۔[12]

مبحث پنجم: بیوہ کا وراثت میں حصہ

شریعت میں ہر ایک رشتے کی مناسبت سے والدین کی جائیداد میں حصے مقرر کئے ہیں لیکن یہاں پر بیوہ کے وراثتی حق کے متعلق تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اسلامی قوانین کے مطابق اولاد کی موجودگی میں بیوہ کا حصہ $1/4$ ہے اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں $1/8$ ہے۔[13]

بنی نوع انسان کا اس جہان فانی سے رخصت ہو جانا ایک اٹل حقیقت ہے اس سے کوئی انحراف نہیں کر سکتا۔ جب عورت بیوہ ہوتی ہے تو یہ اُس کے لیے ایک بہت بڑا رنج وغم ہوتا ہے کیوں کہ شوہر کی وفات کے بعد وہ بے آسرا اور بے سہارا ہو جاتی ہے۔ اسلام چونکہ عدل وانصاف کا داعی وامن آشتی کا مذہب ہے۔ اسی لیے عقد نکاح کے بعد شوہر کی جائیداد میں بیوی کے لیے حصہ مقرر کیا گیا تاکہ بیوگی کی صورت میں وہ اپنی اور اپنے بچوں کی کفالت کر سکے۔ اس کے علاوہ اُسی ترکہ میں سے میت کے کفن دفن اور تجہیز وتکفین کا بندوبست بھی کیا جائے گا اور اگر

مرنے والے نے کوئی وصیت کی ہو تو اُسے بھی چھوڑے ہوئے ترکہ میں سے پورا کیا جائے گا۔ لیکن معاشرہ کے حالات اسلامی احکامات کے برعکس ہیں اور اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم مسلمان بھی مغربی ممالک کی رسم و رواج کی زد میں آچکے ہے۔اور مسلمان اسلامی تعلیمات سے دوری کی بنا پر احکامات اسلامی پر پوری طرح عمل پیرا نہیں ہو پا رہے ہیں۔ موجودہ اسلامی معاشرہ میں بیوہ خواتین کے حق وراثت کو نہ صرف ضبط کر لیا جاتا ہے بلکہ اُسے بچوں سمیت گھر سے باہر بھی نکال دیا جاتا ہے اور اُسے اس حد تک بے بس کر دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا حق تک نہیں لے سکتی۔اور بے بسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ معاشرہ میں بدلاؤ لانے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو عام کیا جائے جب اسلامی اصلوں پر عمل کیا جائے گا تو نہ صرف بیوہ خواتین کو اُن کے حقوق ملنے لگیں گے بلکہ اُن کے تحفظ کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔[14]

مبحث پنجم: ضلع چارسدہ کی بیوہ خواتین کی حالت زار بذریعہ انٹرویوز

پاکستان کے صوبے خیبر پختونخوا کے مشہور ضلع "چارسدہ" میں بیوہ خواتین سے انٹرویو کیا گیا تو وہاں بھی بہت سے ایسے معاشی اور معاشرتی مسائل سے دوچار رہی ہے۔ بیوہ خواتین کا انتہائی بے کسی اور بے بسی میں زندگی گزرانا اور رشتے داروں کا بھی قطع تعلق ہو جانا۔ یہ ایسے مسائل و مشکلات ہیں جس سے ہر بیوہ خاتون کا سامنا ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ جس کا تکاضا اصلاحی اور فلاحی معاشرے کا قیام ہے جو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہیں دیتا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ آج کے معاشرہ میں ہمیں جن معاشی اور معاشرتی مسائل کا سامنا ہے ۔ دراصل یہ ہماری خود کی پیدا کردہ ہیں اور اس کا ایک بڑا سبب اسلامی تعلیمات سے دوری ہے۔ حالانکہ بیوہ عورت سے متعلق تو یہ حکم خداوندی اور پیغام ہے کہ اُس کی ہر طرح سے مدد کرنی چاہیئے اور مرحوم شوہر کی جائیداد میں اگر اُس کا کوئی حصہ بنتا ہو تو اُسے وقت پر اور جلدی دے دینا چاہیئے تاکہ وہ اپنا اور اپنے بچوں کی کفالت کر کے ان کا پیٹ پال سکے۔ ایسی عورت تو ہمدردی اور احسان کی مستحق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ)۔[15]

ترجمہ: "اور تم پر اس میں گناہ نہیں ہے کہ ان عورتوں کو اشارہ سے پیغام نکاح دو اور یا تم اسے اپنے دل میں چھپاؤ، اللہ جانتا ہے کہ تمہیں ان عورتوں کا خیال پیدا ہو گا لیکن مخفی طور پر ان سے نکاح کا وعدہ نہ کرو مگر یہ کہ قاعدہ کے مطابق کوئی بات کہو، اور جب تک معیاد نوشتہ پوری نہ ہو اس وقت تک نکاح کا قصد بھی نہ کرو، اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے پس اس سے ڈرتے رہو، اور جان لو اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے"۔

قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمایی ہے کہ اگر کوئی بیوہ عورت عدت گزار رہی ہو اور کوئی دوسرا مرد اُس سے نکاح کا خواہش رکھتا ہو تو وہ عدت کے دوران نکاح کا پیغام نہ بھیجے بلکہ عدت کی مدت کے پورے ہونے تک کا انتظار کرے۔ جو ہی عدت پوری ہو جائے تو تب

نکاح ثانی کا پیغام بھیجے۔ کیوں کہ عدت کا پورا کرنا ایک بیوہ کے لئے شرعی فریضہ ہے جس کی تکمیل ضروری ہے۔

بیگم زری:

بیوہ نے اپنی زندگی کی رُوداد سناتے ہوئے بتایا کہ ان کے شوہر کی وفات ایک حادثے میں ہوئی اور بیوہ کا ایک کم عمر بیٹا ہے۔ بیوہ نے یہ بھی بتایا کہ ان کے شوہر کی موجودگی میں ان کی زندگی پر مسرت گزر رہی تھی لیکن شوہر کے انتقال کے بعد ان کی زندگی مسائل اور مشکلات کا شکار رہی۔ ذریعہ معاش کے حصول کے لیے اور دو وقت کی روٹی کمانے کے لئے وہ مختلف قسم کے کام کرتی ہے مثلاً لوگوں کے گھروں میں کپڑے اور برتن دھونا، بچوں کو سنبھالنا اور وغیرہ وغیرہ۔ بیوہ نے مذید کہا کہ زندگی کی گاڑی بس ایسے ہی چل رہی ہے۔ کوئی مددگار نہیں ہے۔ زندگی کے اس مشکل دور میں کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ دوسری شادی کے متعلق اُنہوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ ان کے علاقے کے لوگ صرف ایک بار شادی کرتے ہیں۔ دوسری مرتبہ نکاح کا کوئی دستور نہیں ہے۔ جب کوئی بیوہ عورت اگر عقد ثانی کا ارادہ کرے بھی تو اُسے بدکار اور بدکردار سمجھا جاتا ہے۔[16]

ماہیہ بی بی:

بیوہ نے اپنے شوہر کی داستان بہت کرب اور تکلیف سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے شوہر کینسر جیسے مہلک مرض میں مبتلا تھے اور علاج نا ہونے کی وجہ وفات پا گئے۔ بیوہ کے چار بیٹے ہیں جو چھوٹے ہیں۔ حالات کی تنگی اور مجبوریوں کے باعث یہ بچے تعلیم حاصل نا کر سکیں بچپن سے لیکر اب تک محنت مزدوری کر کے کچھ تھوڑا بہت کما کے لے آتے ہیں۔ جس سے دو وقت کی روٹی مل جاتی ہے۔ انہوں نے مذید بتایا کہ مشکل وقت میں تو سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ صرف بیٹوں کا سہارا ہے بس ماں بیٹے روکھی سوکھی کھا کر دشوار زندگی گزار رہے ہیں۔[17]

نشوارہ بی بی:

بیوہ نے اپنی روداد اس طرح بیان کی کہ شادی کے بعد سے ہی اُنہیں بڑے مسائل کا سامنا تھا۔ شوہر کی نامناسب آمدنی کی وجہ سے گزر بسر نہایت دشوار تھی۔ لیکن اس قلیل آمدنی کے باوجود انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ ایک ایسی زندگی گزارنے کو ترجیح دی کہ جس میں گزر بسر انتہائی مشکل تھا۔ بیوہ نے مذید بتایا کہ جب ایک بار شادی ہو جائے تو خلع کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور شوہر چاہے جیسا بھی ہو اُس کے ساتھ زندگی گزارنی پڑتی ہے بیوہ نے بتایا کہ ان کے شوہر کے وفات کے بعد ان کے معاشی حالات مذید بگڑ گئے۔ کیونکہ بچوں کی تمام تر ذمہ داریاں ان کے سر پر آن پڑی۔ بچوں کی کفالت ان کی پرورش اور ان کے ذریعہ معاش کے لیے وہ لوگوں کے گھروں میں مختلف قسم کے کام کاج کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پال رہی ہے۔ اُن کا کہنا ہے ایسے سخت ترین حالات میں اپنوں نے بھی منہ موڑ لیا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں۔[18]

رامبیل بی بی:

بیوہ کے شوہر کی وفات بھی علالت کی وجہ سے ہوئی انٹرویو کے دوران ان کے معاشی اور معاشرتی حالات کے متعلق سوالات پوچھے گئے تو انہوں نے یہ انکشاف کیا کہ معاشی حالات ٹھیک نہیں ہے باوجود اس کے شوہر کے ترکے میں جو حصہ بنتا ہے وہ بھی سسرالیوں نے ابھی تک نہیں دیا اور معاشرتی طور پر یہ عالم ہے کہ جب انسان پر برا وقت آتا ہے تو اپنے سگے رشتہ دار بھی بیگانے ہو جاتے ہیں اور قطع تعلق کر لیتے ہے۔ جبکہ ہمارا دین صلہ رحمی کی ہدایت دیتا ہے اور ایک دوسرے کی مدد کی تاکید کرتا ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں سنگین مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔[19]

بی بی جہان زیبہ:

بیوہ نے اپنے معاشی اور معاشرتی حالات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا کہ جب ان کے شوہر زندہ تھے تو ان کی زندگی اور گزر بسر اچھا تھا اور اللہ کی فضل سے ان کے ہاں بارہ اولادیں ہوئیں لیکن اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کے شوہر فوت ہو گئے تو حالات یکسر بدل گئے رشتہ دار غیر بن گئے اور تعلقات ختم کر دیئے۔ انہوں نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے مذید بتایا کہ ان کی کفالت کی ذمہ داری بڑے بیٹے پر ہے۔ جو دن رات محنت کر کے دو وقت کی روٹی کماتا ہے۔ مذید بتایا کہ بے نظیر انکم سپورٹ سے مدد کی درخواست کی لیکن ناکامی ہوئی۔[20]

ارشاد بی بی:

بیوہ نے بتایا کہ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ ایک اطمینان والی زندگی گزار رہی تھی۔ لیکن جب ان کے شوہر کو ایک خطرناک مرض یعنی کینسر ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر پر جتنی جمع پونجی تھی سب خرچ کر ڈالی آکر کار ناکام ہو کر ان کے شوہر یہ زندگی کی جنگ ہار بیٹھے، علاوہ ازیں مشکالت کا سامنا کرنا توان کی مجبوری تھی مگر ان کے ہاں بھی جائیداد کو ماتھے کا ہار سمجھنے والوں کی طرح ان کے سسرالیوں نے بھی ان کا حق دینے سے انکار کر دیا ان کے کہنے کے مطابق جیسے تیسے زندگی آخر گزر ہی گئی اب یوں باقی ماندہ زندگی اپنے برے بیٹے کے ساتھ گزار رہی ہیں۔[21]

حبیبہ بی بی:

بیوہ جب ان کے معاشی اور معاشرتی حالات کا پوچھا گیا تو انہوں نے بہت دکھی انداز میں اپنی حالات زندگی کا تذکرہ کیا کہ معاشی لحاظ سے تو گزر بسر مشکل تھا شوہر نشہ کرتا تھا بہت زیادہ، مگر اس کے ظلم وستم برداشت کرنے کی ایک وجہ تھی اولاد دربدر نہ ہو مگر قسمت کو کچھ اور منظور تھا شوہر کو نشہ کی صورت میں زہر دیا گیا جسکی وجہ سے وہ زندہ بچ نہ سکے۔ بیوہ کے ساتھ معاشرتی طور پر اس کے سسرالیوں کا رویہ بھی ٹھیک نہیں تھا اور شوہر کی وفات کے بعد اب وہ اپنے بھائی کے گھر پر رہائش پزیر ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بھائی کی آمدن کم ہونے کی وجہ سے وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کی خاطر محنت مزدوری کر رہی ہے انہوں نے خاص حکومت سے مدد کی اپیل بھی کی ہے کہ وہ ان کی مدد کر سکے[22]

حنیفہ بیگم:

انہوں نے بتایا کہ جب شوہر حیات تھے بیوہ کی زندگی خوشحال زندگی تھی تو معاشی اور معاشرتی مسائل کا کم ہی سامنا کیا غریبی تھی مگر کبھی فقر وفاقہ کے لالے نہیں پڑے لیکن شوہر ایک ناٹھیک ہونے والی بیماری میں مبتلا ہوگئے جسکی وجہ سے ان کی وفات ہوگئی۔اور اب وہ فقر وافاقہ کی زندگی گزار رہی ہے اور اب حالت ایسی ہے کہ فاقوں کی نوبت آچکی ہے سب سے بڑا بیٹا محنت مزدوری کرکے دو وقت کی روٹی بہت مشکل سے کماتا ہے۔بیٹے کی قلیل آمدنی پر وہ گزارہ کر رہی ہے۔[23]

فلکراج بیگم:

انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر کی وفات کی وجہ بھی بیماری ہے۔اُن کے شوہر کو مختلف امراض جیسا کہ ہائی بلڈ پریشر، دل کا مرض اور شوگر لاحق تھے۔ علاج و معالجہ کے باوجود افاقہ نہ ہوا اور انتقال ہوگیا وہ بھی دیگر بیواؤں کی طرح معاشی و معاشرتی مسائل کا شکار ہے اور عزیر و اقارب نے تعلقات ختم کردیئے ہیں تاکہ کہیں اُن سے مالی امداد کی درخواست نہ کرلی جائے۔بیوہ لوگوں کے گھروں میں کام کاج کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہے۔[24]

نتائج تحقیق

اس مقالہ کے تحقیق میں تجزیاتی مطالعہ سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

اس مقالے میں ضلع چارسدہ کی متاثرہ خواتین (بیوہ) کے معاشی اور معاشرتی حالات اور ان کی حقوق و فرائض کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

اسلامی ریاست کا تصور فلاحی معاشرہ اور اصلاحی معاشرہ ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہر شخص ذاتی طور پر دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کیونکہ دین سے دوری اختیار کرکے سوائے گمراہی، تاریکی اور پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بیوہ عورتوں کی معاشی اور معاشرتی معاملات اور مسائل کے حوالے سے ازدواجی زندگی اور عائلی معاملات بری طرح متاثر ہو رہے ہیں چارسدہ کی بیوہ خواتین کو بھی زمانہ جاہلیت کی طرح وراثت سے محروم رکھا گیا ہے ان کے کہنے کے مطابق جائیداد کی تقسیم ان کے ہاں نہیں ہوتی، نسل در نسل منتقل تو ہوتی ہے مگر باقاعدہ طور پر ان کو نہیں دی جاتی اگر ان مستحق خواتین کا یہ مسئلہ جلد از جلد حل کیا جائے تو بہت سے معاشی اور معاشرتی مسائل سے بچ سکتی ہیں ان کو معاشی مسئلہ ہو تو وہ اس کے بدلے کچھ کاروبار کرکے اپنا گزر بسر کر سکتی ہے بیماری کی صورت میں علاج و معالجہ کروا سکتی ہیں اگر ان کے پاس ٹھہرنے کے لئے گھر نہیں تو شوہر کی وراثت سے خرید سکتی ہے اور یوں وہ ان بنیادی ضروریات کے لیے وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچ سکتی ہے۔ان کو عزیز و اقارب کی جانب سے کوئی مدد حاصل نہیں ہے۔بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ نہیں کیا جارہا جس کی وہ حقدار ہیں اگر بیوہ جوان بھی ہو تو اسے دوسری شادی نہیں کرنے دی جاتی ہے کئی جگہوں پر بیوہ کی دوسری شادی اس لیے نہیں کرائی جاتی کیونکہ والدین کی غیرت اور عزت کا سوال ہوتا ہے کچھ بیواؤں کے ساتھ ان کی اپنی اولاد کا رویہ ٹھیک نہیں، انہیں ان کی عزت اور بزرگی کا کوئی لحاظ و پاس نہیں ہوتا

تجزیاتی مطالعہ سے یہ باتیں سامنے آئی ہیں کہ زیادہ تر معاشرتی ناانصافیاں اور ناہمواریاں ہیں جو کسی بھی معاشرہ میں انفرادی اور اجتماعی صورت

میں لوگوں کے لیے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں جس کے نتیجے میں انسان میں نفسیاتی مسائل سے دوچار ہو کر الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر وہ بالآخر نفرتوں کدورتوں اور بغض وعداوت میں تبدیل ہو کر نہ صرف خود انسان کو متاثر کرتی ہیں بلکہ اس سے منسلک ہر فرد خاندان اور معاشرہ پر اس کے برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں جو انتہائی افسوس ناک قابل غور ہیں۔

تجاویز وسفارشات

1. عائلی معاملات میں بیوہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی مسائل کو شرعی لحاظ سے سلجھانے کی کوشش کی جائے۔
2. بیوہ کے لیے ان کی مرضی کے مطابق نکاح ثانی کا بندوبست کرنا چاہیے۔
3. بیوہ خواتین کی خبر گیری کے لیے اہل علاقہ کے مشران (جرگہ، پنچائیت) کا بھی فرض ہے اور اگر انہیں معاشی لحاظ سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔
4. شوہر (مرحوم) کی واثت جلد از جلد تقسیم کی جائے تاکہ بیوہ عورت کے معاشی ومعاشرتی معاملات ومسائل حل ہو سکیں۔
5. بیوہ خواتین کے لیے حکومت پاکستان کو ہر ضلع میں (شیلٹرز ہومز) وقتی آرام گاہوں کا ماقول انتظام کرنا چاہیئے۔
6. سرکاری طور پر ہنر مند بیوہ خواتین کے لیئے ایسے منظم اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے، تاکہ وہ اپنے ہنر کو بروئے کار لا کر معاشرہ میں ایک باعزت زندگی گزار سکیں۔
7. مستحق بیوہ خواتین کے لیے حفظان صحت اور علاج ومعالجہ کے اصولوں کے مطابق یقینی بنائے۔
8. متاثرہ خواتین کی سہولیات کے لیے فری ہیلپ لائن کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ انتہائی صورتحال کے پیش خطر خواتین مدد حاصل کر سکیں۔
9. خواتین کو عملاً وراثت نہ ملنے پر اس کے سدباب کے لیے ممکن اور مستقل قانون بنایا جائے۔
10. خیبر پختونخواہ کے چند علاقوں میں خواتین پر اپنی مرضی مسلط کر کے رائے دہی کا حق چھین کر اپنی مرضی سے نکاح کر دیا جاتا ہے اس فعل کی روک تھا کے لیے قانون سازی کی جائے اور اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

References

1 Mashriq Peshawar/ Islamabad, 2 February 2018.
2 Abu Bakar Ahmed bin al Hussain bin Ali al Behaqi, Al sunan al Kubra wa fi Zelah al jawahir al naqi, Hyderabad, Taba:1, 1344 AH, hadith: 15868, Vol. 7, p. 429.
3 Abu Abdullah Muhammad bin Idress al Shafi, Masnad Imam Shafi, p. 442. Ibid.
4 Abu Bakar Ahmed bin al Hussain bin Ali al Behaqi, Al sunan al Kubra wa fi Zelah al jawahir al naqi, hadith: 7077, Vol. 2, p. 18.
5 Muhammad Kaleem Arain, Ourat or Izdiwaji Zindagi, Quran Majeed ki Nazar main, p. 260.
6 Ahmed bin al Hussain bin Ali al Behaqi, Muarifat al Sunan wa al Asaar, Jamiat al Darasat Islamiya, 1412 AH, hadith: 4898, Vol. 15, p. 22.
7 Al Shafi, Muhammad bin Idress Abu Abdullah, al Tukab Alam, Beirut, 1393 AH, hadith: 1303, Vol.

7, p. 172.
8 Muhammad Ashiq Ilahi, Molana, Tuhfa Khawateen, Idara Islamiyat, August 2007, p. 329.
9 Abu Bakar, Abdul Razaq bin Hamam al Sanaani, Musanif: Abdul Razaq, Tahqeeq: Habib u Rehman, Beirut, 1403 AH, hadith: 12086, Vol. 7, p. 38.
10 Mufti Ahsanullah Shaiq, Molana, Fiqah al Zouj izdiwaji zindagi kee sharia masail or un ka hall, Karachi, Urdu Bazar, M.A. Jinnah Road, Pakistan, November 2011, p. 380.
11 Molana Muhammad Ashiq Ilahi, Tuhfa Khawateen, Idara Islamiyat, August 2007, p. 373.
12 Muhammad Kaleem Arain, Ourat or Izdiwaji Zindagi, p. 167.
13 Al Quran, surat Nisa, 176, Darul Iftah, No. 144001200302, Jamia Islamiya Alama Muhammad Yusuf Banvi Town.
14 Madani, Safi Ahmed, Ilim Meras, Delhi, Maktaba Tarjuman, Suhail Graphics Hyderabad, Isaiat:1, 2016, p. 25.
15 Al Quran al Kareem: 235:2.
16 Begum Zari, Sohar Akber Khan, Shekhan Dakkhana Rajar, Tahseel wa Zila Charsida, 20-08-2018, time 10:00 am
17 Mahiya Bibi, Sohar Anwar Khan, Muhallah Shekhan, Chak Road, Dakkhana, Tahseel wa Zila Charsida, 20-09-2018, time 11:00 am
18 Nashwara Bibi, Marhoom Sohar Khalid, Muhallah Shekhan, Chak Road, Dakkhana, Tahseel wa Zila Charsida, 20-09-2018, time 12:00 noon.
19 Rabila Bibi, Sohar Taj Muhammad, Muhallah Shekhan, Dakkhana Rajar, Tahseel wa Zila Charsida, 21-09-2018, time 10:00 am
20 Jahan Zeba, Haji Yar Muhammad, Muhallah Shekhan, Tarnab Chak, Atman Zai Tahseel wa Zila Charsida, 21-09-2018, time 11:00 am
21 Irshad Bibi, Sohar Shahjahan, Muhallah Shekhan, Marchiki Rajar, Tahseel wa Zila Charsida, dated: 21-09-2018, time 01:00 pm.
22 Habiba, Sohar Akhter Ali, Station Corona Dakkhana, Charsida Muslimabad Sector 6, Charsida, dated: 22-08-2018, time: 03:00 pm.
23 Hanifa Begum, Gul Muhammad, Joor Corona, Mirchiki Dakkhana Rajar, Tahseel wa Zila Charsida, 22-08-2018, time 2:00 pm.
24 Fukraj Begum, Razam Khan, Joor Corona, Mirchiki Dakkhana Rajar, Tahseel wa Zila Charsida, 22-08-2018, time 10:00 am.